ولادت سے وفات......غریب کا المیہ

تحریر: سہیل احمد لون

ولادت سے وفات کے دورانیے کو زندگی کہتے ہیں، اس سفر میں خواہ کیسی ہی مشکلات اور تکالیف کا سامنا کیوں نہ کرنا پڑے مگر کوئی ذہنی تندرست شخص اسے ختم کرنا نہیں چاہتا۔ زندگی کی اس سفر کی ابتداء بعض اوقات عجیب وغریب حالات اور مقامات پر ہوسکتی ہے کیونکہ ولادت جگہ اور حالات کے تابع نہیں ہوتی۔ بھارتی ایئر لائن جیٹ ایئر ویز کی ایک پرواز 19 جون 2017ء کو سعودی عرب سے بھارت جاتے ہوئے اس وقت ہنگامی حالات ممبئی اتارنا پڑا جب ایک مسافر خاتون کے ہاں 35 ہزار فٹ کی بلندی پر ایک بچے کی پیدائش ہوئی۔ فضاء میں ولادت کے ایسے کئی واقعات پہلے بھی رونماء ہو چکے ہیں۔ جیٹ ایئر لائن نے بچے کو تاحیات اپنی فضائی کمپنی میں مفت سفری سہولیات دینے کا اعلان کیا۔ اس طرح جرمنی کے ایک قصبے Kastellaun میں رواں سال اگست میں امریکی فوج کی سابقہ بیس پر ہونے والے سالانہ The Nature One electronic music festival پر ایک بیس برس کی خاتون نے وہاں ایک لڑکی کو جنم دیا۔ میوزک فیسٹیول کی انتظامیہ نے اس بچی کے لیے تاحیات فری پاس دینے کا اعلان کیا۔ اگست 2013ء میں جرمنی کے شہر Leipzig میں صبح کے وقت ایک حاملہ خاتون ریجنل ٹرین میں سوار ہوئی۔ جیسے ہی ٹرین سٹیشن سے نکل کر تیز ہوئی عورت کی حالت خراب ہوگئی۔ مسافروں نے ٹرین کے گارڈ کو اطلاع دی تو اس نے اعلان کیا کہ ٹرین میں اگر کوئی ڈاکٹر سوار ہو تو مذکورہ اپارٹمنٹ میں آجائے مگر بدقسمتی سے کوئی ڈاکٹر ٹرین میں سوار نہ تھا۔ اگلا سٹیشن آنے تک ایک بچے کی وادت ہوچکی تھی زچہ بچہ کو ایمبولینس کے ذریعے فوری St Elisabeth's hospital لے جایا گیا۔ وہاں جرمن ریلوے کے ہیڈ Frank Klingenhöfer نے بچے کے لیے تاحیات مفت ٹرین میں سفر کرنے کی سہولت دینے کا اعلان کیا جس کا مطلب یہ تھا جب تک بچہ بالغ نہیں ہوجاتا اس کے ساتھ ایک سرپرست کو بھی مفت سفری سہولیات ملیں گی۔ ان بچوں نے حادثاتی طور پر دوران سفر دنیا میں آ کر اپنی زندگی کے سفر کا آغاز کیا یا میوزک فیسٹیول کے دھوم دھڑ کے کے دوران دنیا میں اپنی آمد کا اعلان کیا تو متعلقہ اداروں کی انتظامیہ نے ان بچوں کو "بدھائی" کچھ تحفے میں دی جس سے وہ تاحیات فایدہ اٹھاسکیں گے۔ آبادی میں خود کفیل اسلامی جمہوریہ پاکستان میں کرپشن کی طرح ولادت بھی "انے واہ" ہی ہورہی ہیں مگر اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں دنیا میں آنے والا بچہ ایسی جگہ اور حالات میں پیدا ہو کہ انسانیت سر فخر سے بلند ہو جائے۔ ہمارے محلے شمالی لاہور میں ایک لڑکے سلطان محمود کو اس لیے "مو دا ٹرالی" کہا جاتا ہے کیونکہ اسکی پیدائش گجرات کے ایک گاؤں میں اسوقت ٹرالی پر ہوئی جب اس کی والدہ کو چارپائی پر ڈال کر ہسپتال لے جایا جارہا تھا۔ فروری 2010ء میں کوئٹہ میں ایک بچے کی پیدائش رکشے میں ہوئی کیونکہ اس وقت کے صدر زرداری کا قافلہ وہاں سے گزر رہا تھا اور پروٹوکول کی وجہ سے رکشہ ٹریفک میں پھنسا رہا اور ماں باپ نے احتجاجاً بچے کا نام محمد آصف رکھ دیا جو بعدازاں فوت ہوگیا۔

آصف علی زرداری کے "جمہوری" دوست میاں نواز شریف اور خادم اعلی شہباز شریف کے نورنظر شہر راۓ ونڈ میں گزشتہ دنوں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال انتظامیہ کی مجرمانہ غفلت کے باعث ایک غریب عورت کو کھلے آسمان تلے سڑک پر بچے کو جنم دے کر نومولود کے ہمراہ سڑک پر بے یارومددگار پڑی رہی۔ جیسے جوتا جتنا بھی قیمتی کیوں نہ ہو اسے سر پر نہیں سجایا جاتا اسی طرح سڑکیں جتنی مرضی اچھی بنالیں وہ ہسپتال کا نعم البدل نہیں ہوسکتیں۔ گزشتہ تین دہائیوں سے پنجاب پر حکومت کرنے والوں نے رائے ونڈ میں اپنے محل تو بنا لیے مگر غریب عوام کے لیے ہسپتالوں کا انتظام نہ کرسکے۔ خود تو یہ کمر درد سے لیکر "اوپن ہارٹ سرجری" یا "کینسر" تک کا علاج کروانے دیس چھوڑ کر ولایت پہنچ جاتے ہیں مگر غریب عوام کدھر جائے اس کے پاس لندن تو کیا رائے ونڈ سے لاہور جانے کا کرایہ نہیں ہے۔ اپنے بیٹے کی جے آئی ٹی کے

سامنے کرسی پر بیٹھے ایک تصویر لیک ہو جائے یا شہزادی مریم کا جے آئی ٹی کے سامنے پیش ہونے کا معاملہ ہو تو ان کی عزت مجروح ہوتی ہے مگر جب حوا کی بیٹی سڑک پر ولادت کے عمل سے گزرنے کے بعد نومولود کے ساتھ بے بسی کی تصویر بنی رہے تو اس پر ان کو شرم کیوں نہیں آتی ؟ جرمنی میں میوزک کنسرٹ پر ایک بچی کی ولادت ہوئی تو اس بچی کو تاحیات اس فیسٹیول کے لیے فری پاس دیا گیا، جیٹ ایئر لائن میں بچہ پیدا ہوا تو اسے تاحیات فری سفر کرنے کی سہولت دی گئی، جرمنی کی ٹرین میں بچہ پیدا ہوا تو جرمن ریلوے نے اسے تاحیات ٹریم پر مفت سفر کرنے کا پاس جاری کیا۔ ہماری قومی ایئر لائن تو پہلے ہی خسارے میں جا رہی ہے اگر وہاں کسی کی ولادت ہو جائے تو ہو سکتا ہے بچہ اس وقت تک ماں کے حوالے نہ کیا جائے جب تک اس کی ٹکٹ کے پیسے بمع سود ادا نہ کیے جائیں، پاکستان ریلوے کا حال تو قومی ایئر لائن سے بھی بد تر ہے، اور میوزک فیسٹیول میں اگر ولادت ہو جائے تو ماں سمیت نومولود پر ویسے ہی کفر کے فتوے جاری ہو جائیں۔ گزشتہ کئی دہائیوں سے جمہوریت اور آمریت کے دو پاٹوں کے درمیان عوام پستی جا رہی ہے۔ ایک عام انسان بدترین حالات میں دنیا میں آتا ہے اور زندگی بھر بنیادی سہولیات کو ترستا اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ کیا ولادت سے وفات تک ......غریب عوام اسی طرح کیڑے مکوڑوں کی زندگی گزارتے رہیں گے؟ عوام کا پیسہ لوٹنے والوں سے اب کڑا احتساب لینے کا وقت آ گیا ہے اگر اب بھی کوئی مک مکا کر کے ان کو چھوڑ دیا گیا تو ہم واقعی ہی غلام اور لونڈیوں کی ایک نسل پیدا کرنے والوں میں شمار ہونگے اور آنے والی نسلیں اتنی رحم دل نہیں کہ وہ ہمیں معاف کر دیں۔ مجھے میگا پروجیکٹ اچھے لگتے ہیں لیکن اگر یہ اپنی فوقیت پر بنیں لیکن اگر انسان کی بھوک سے جان نکل رہی ہو اور آپ اُسے قیمتی سے قیمتی لباس پہنتے رہیں تو یہی قیمتی لباس اُس کا کفن بن جائے گا۔ پنجاب کے حکمرانوں کو گٹر میں گرنے والے بچوں اور سڑکوں پر پیدا ہونے والے بچوں اور بچوں دونوں کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنا ہو گا۔ ہم بھی عجیب لوگ ہیں ایٹم بم بناتے ہیں لیکن گٹر کا ڈھکن اور ہسپتال بنانے کی صلاحیت نہیں رکھتے یا پھر شاید اُس میں کک بیکس اتنے نہیں۔ ولادت سے وفات تک ہم ایک خوف میں زندگی گزار دیتے ہیں وہ زندگی جو فطرت کا سب سے بڑا احسان ہے اور یہ خوف بھارت' امریکہ یا اسرائیل کا پیدا کیا ہوا نہیں قومی خزانے پر شب خون مارنے والے ڈاکوؤں کا پیدا کیا ہوا ہے۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔ سرے

sohailloun@gmail.com

19-10-2017